سوال

ضان" کی 519 حیثیت؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں عام طور پر یا حنّان، یا منّان پکار کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی جاتی ہے جبکہ کچھ اہل علم کہتے ہیں کہ حنان کا نام اسمائے حسنیٰ سے نہیں ہے، قرآن مجید وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت درکار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عربی زبان میں لفظ حنان دو طرح سے استعمال ہوتا ہے ایک تخفیف کے ساتھ یعنی شد کے بغیر بطور مصدر مستعمل ہے جس کا معنی رحمت وشفقت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ’’وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً‘‘ [1] نے یحییٰ کو اپنی طرف سے رحمت وشفقت اور پاکیزگی عطا کی فرمائی ہے۔‘‘

ں آیت کریمہ میں حنان اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر واقع ہوا ہے، حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جہنم پر تحنن ’’اپنی رحمت سے شفقت فرمائے گا۔[2]

فظ حنان شد کے ساتھ بطور نام استعمال ہوتا ہے، اس کا معنی شفقت کرنے والا ہے، کچھ اہل علم نے اس لفظ کو اسمائے حسنیٰ میں شمار کیا ہے جبکہ محققین اہل علم کے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں یعنی جو نام اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی

البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک حلقہ میں تھا جبکہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، اس نے تشہد کے دوران میں یہ دعا پڑھی ’’اللھم إنی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات سن کر فرمایا کہ اس کی دعا ضرور قبول ہوگی۔[4]

یں لفظ حنّان بطور اسم حسنیٰ استعمال ہوا ہے اور یہ روایت مسند امام احمد کے دیگر مقامات کے علاوہ ابوداؤد اور ابن ماجہ میں بھی ہے لیکن کسی مقام میں یہ لفظ نہیں آیا، اس بناء پر ہمارا رحجان یہ ہے کہ اس لفظ کے متعلق توقف اختیار کیا جائے، اگر استعمال کرنا ہو تو یاذالحنّان کہہ دیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مریم: ۱۳۔

[2] مسند احمد ص ۱ج ۳۔

[3] فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۵۱۰ج ۱۰۔

[4] مسند امام احمد ص ۵۸ج ۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث]

جلد:4، صفحہ نمبر:452

محدث فتویٰ